مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اَقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ اِنتظام ماہنامہ ''اَنوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ حضرتِ اَقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

کنجوسی بری ہے اور فضول خرچی بھی
عیش پرستی اور تن آسانی سے بچو

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

یہاں '' تَنَعُّمْ '' کا مطلب ہے اپنی تن آسانی کے لیے حد سے زیادہ سامان مہیا کرنا، نعمتوں کی فراوانی چاہنا، سامانِ عیش و راحت جمع کرنا، تن پروری اور سہولت پسندی اِختیار کرنا، تو اِس سے آپ علیہ السلام نے حضرت معاذؓ کو بچنے اور اِحتراز کرنے کی تلقین فرمائی اور بتلایا کہ اللہ کے نیک بندے عیش پسند نہیں ہوتے [1] بلکہ سادگی اور کم سامانی کو ہی اپنے حق میں بہتر سمجھتے ہیں اور خواہ مخواہ کے تکلّفات سے کنارہ کش رہتے ہیں گویا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اِس بات کا حکم دیا گیا کہ دُنیا کی طرف زیادہ توجہ نہ دو، سامان اکٹھا کرنے کی فکر میں نہ پڑو، خواہشات کی تکمیل کو اپنی زندگی کا مقصد نہ بناؤ، کم سامانی اور تھوڑے سے رزق پر ہی راضی رہو۔

حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک دفعہ پانی لایا گیا جس میں شہد ملا ہوا تھا آپ نے فرمایا اِنَّہٗ لَطَیِّبٌ [2] یہ پاکیزہ اور عمدہ چیز ہے مگر مجھے نعمتیں اِستعمال کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے

---

[1] مشکوة شریف کتاب الرقاق رقم الحدیث ۵۲۶۲ [2] مشکوة شریف رقم الحدیث ۵۲۶۶

کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں اِستعمال کریں تو وہاں (آخرت میں) محروم رہ جائیں کیونکہ باری تعالیٰ کا اِرشاد ہے عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ [1] یعنی جو مزیدار اور عمدہ چیزیں تھیں وہ تو دُنیاوی زندگی میں حاصل کر چکے اِس لیے اب وہ تمہیں نہیں ملیں گی۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتیں بلا شبہ جائز الاستعمال ہیں، اُن سے مستفید و متمتع ہونا کوئی بُری بات نہیں ہے مگر حد سے تجاوز کرنا اور نعمتوں کا بے جا اِستعمال کرنا ہرگز درست نہیں ہے، اِسلام نے اِسراف و فضول خرچی سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے۔

اِسلام نے جہاں فقراء و مساکین کو یہ ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے فقر و اِفلاس کا خدا کے سوا کسی سے گلہ و شکوہ نہ کریں صبر و ہمت سے کام لیں وہاں اُس نے اُمراء اور اہلِ ثروت کو یہ حکم دیا ہے کہ تم دولت کو بے جا صرف نہ کرو اور غرباء و مساکین پر خرچ کرنے میں بخل سے کام نہ لو، اِسلام میں بخل (مال کو روکے رکھنا) اور اِسراف (بے جا خرچ کرنا) دونوں نا جائز ہیں۔

گورنروں کے لیے ضابطہ :

حضرت فاروقِ اعظمؓ جس کو کوئی منصب اور عہدہ سپرد کرتے تو اُسے یہ ضرور نصیحت فرماتے کہ آرام طلب نہ بننا، عیش پسندی کی عادت نہ ڈالنا اور سادگی کو ہاتھ سے جانے نہ دینا۔ ایک دفعہ آپ کو کسی گورنر کے بارے میں شکایت پہنچی کہ اُس نے اپنے دروازے پر پہرہ دار بٹھا رکھا ہے اور نرم و باریک کپڑے پہنتا ہے تو آپ نے اُسے فوراً طلب فرمایا اور دریافت فرمایا کہ کیا تم نے پہرہ دار بٹھا رکھا ہے اور نرم کپڑے اِستعمال کرتے ہو ؟ اُنہوں نے اِقرار کیا کہ ہاں مجھ میں یہ خامیاں موجود ہیں، آپ نے اُنہیں معزول فرمایا اور اُنہیں بکریں چرانے کا حکم صادر فرمایا ! اُنہوں نے تامل کیا، فرمایا کہ کیا تم اور تمہارے باپ دادا یہ کام نہیں کرتے تھے ؟ عرض کیا ضرور کرتے تھے مجھے بھی کوئی اِنکار نہیں مگر میرے دوست اور ساتھی میرا مذاق اُڑائیں گے اُس میں جو ذلت ہوگی اُس سے مجھے اِتنی کوفت ہوگی کہ آپ کا مجھے جان سے مار دینا اِس سے آسان ہے ! ! آپ نے پوچھا آئندہ تو ایسا نہیں کرو گے ؟ عرض کیا کہ نہیں کروں گا، تب آپ نے اُنہیں معاف فرما دیا۔

---

[1] بخاری شریف کتاب المظالم والغضب رقم الحدیث ۲۴۶۸

خلفائے اِسلام کے حالاتِ زندگی پڑھنے سے واضح ہوجاتا ہے کہ وہ تنعم اور عیش وعشرت سے بہت بچتے تھے، وہ بادشاہ اور خلفیہ ہوکر بھی ہمیشہ عسرت وتنگی میں رہتے اور ہمیشہ صبر وہمت سے کام لیتے رہے، اُن کے پاکیزہ قلوب مال واَسباب کی محبت سے یکسر پاک تھے۔ تمام صحابہ کرامؓ اور خود سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی یہ عادت تھی کہ جو کچھ آتا فقراء وغرباء پر بے دریغ خرچ کرڈالتے، صحابہ میں مالدار ضرور رہے ہیں مگر وہ بخیل ہرگز نہ تھے اُنہیں بخل سے نفرت تھی اور سخاوت ہی میں فلاح وکامیابی مضمر سمجھتے تھے۔

مال کماؤ مگر اللہ کو یاد رکھو :

اِسلام میں دولت کمانے کی ہر شخص کو اِجازت ہے مگر جائز وطیب طریقوں سے کمائے اور اِسلام نے یہ پابندی عائد کی ہے کہ دُنیا جمع کرنے میں اِس قدر نہ منہمک ہو کہ خدا ہی کو بھول جاؤ اور آخرت کی فکر جاتی رہے۔ اِسلام نے یہ بھی بتلایا ہے کہ بخل اِختیار نہ کرو اپنے دِل میں دُنیا کی محبت کو جگہ نہ دو اِسے (دولت کو) اپنی آخرت سنوارنے پر صرف کرتے رہا کرو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی مرضیات کی توفیق بخشے، آمین۔ اِختتامی دُعا.............